سوال

(128) وقف جگھوں پر مال زکوۃ صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وقف جگھوں پر مال زکوٰۃ صرف کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مزکی را صرف نمودن مال زکوۃ در بناء مساجد و تعمیر سرائے و درستی چاہات وانہار و طرق و تکفین میت و ادا، دیون میت جائزنیست زیر آنکہ در زکوٰۃ تملیک ضروری ست و صور مذکورہ از قبیل اوقات اندو حکم زکوۃ علاحدہ است از حکم اوقاف و تعریف زکوٰۃ اہل علم باین نمودہ ۔ ہی تملیک جزء مال عینہ الشارع من مسلم فقیر غیر ہاشمی ولا مولاہ مع قطع المقعۃ عن الملک من کل وجہ للہ تعالیٰ در مصارف مزکورۃ تملیک یافتہ نمے شود پس صرف نمودن آن دریں مواضع نزدیک اہل علم ناجائزست در شرح مختصر مقنیع کہ از کتب معتبرہ حنابلہ ست نوشتہ ۔
’’زکوٰۃ دینے والے کو زکوٰۃ کا مال مسجد بنانے اور سرائوں کی تعمیر اور کنوؤں اور نہروں اور رستوں کی درستی اور میت کو تجہیز و تکفین اور میت کے قرض ادا کرنے میں (خرچ کرنا) جائز نہیں ہے، اس واسطے کہ زکوٰۃ میں (دوسرے کو) مالک بنانا ضروری ہے، اور مصارف مذکورہ وقف کی قسم سے ہیں، اور زکوٰۃ کا حکم وقف کے حکم سے علیحدہ ہے، زکوٰۃ کی تعریف اہل علم نے اس طور پر کی ہے، کہ وہ اپنے مال کی جزء جو شارع نے مقرر کیا، غیر کی ملک میں کرنا ہے، نہ ہاشمی ہو، اور نہ ان کا آزاد کردہ ہو، اور جس کو مالک بنایا ہو، اس سے بالکل قطع منفعت ہو، اور ہر وجہ سے اللہ ہی کے لیے ہو، پس مال زکوٰۃ کو ان جگھوں میں صرف کرنا اہل علم کے نزدیک ناجائز ہے۔‘‘
اور شرح مختصر مقنع میں جو حنبلیوں کی معتبر کتابوں میں سے ہے، لکھا ہے کہ :
لایجوز صرفہا الیٰ غیرہم من بناء المساجد والقناطیر وسید الثبوق و تکفین الموتی ووقف المصاحف وغیرہا من جہات الخیر و در کتب حنفیہ مانند شرح وقایہ وبدایہ تنویر الابصار و در مختار وغیرہ کتب فقیہ بصراحت تمام صرف زکوٰۃ را دریں مواضع منع نوشتہ لاالی بناء مسجد وکفن میت وقضاء دینہ و در عمدہ حاشیہ شرح وقایۃ نوشتہ لایجوز صرف الزکوٰۃ الی مالیس فیہ تملیک لاجد کبناء المساجد وبناء الرباطات والقناطیر وکری الانہار ونحو ذلک وکذا الیٰ تکفین میت و تجہیزہ وتدفینہ لعدم التملیک فان المیت لایملک وکذا الی قضا دین المیت صاحب رحمة الامة ففی اختلاف الایمۃ این مسئلہ را از مسائل متفقہ بین الایمۃ نوشتہ واتفقوا علی منع الاخراج لنباء المساجد او تکفین میتٍ انتہیٰ واللہ اعلم
’’زکوٰۃ کا مال سوائے ان کے اور جگہ صرف کرنا جائز نہیں، جیسے بنانے مسجدوں اور پلوں میں اور مردوں کے تجہیز و تکفین میں اور مصفحوں کے وقف کرنے میں اور مثل ان کی امور خیر میں صرف کرنا جائز نہیں ہے۔ تعمیرات مساجد اور کفن میت اور میت کے قرض ادا کرنے میں بھی منع لکھا ہے، اور عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ مال زکوٰۃ کو اس میں کہ جس میں کسی کی ملک بنانا نہیں ہے، صرف کرنا، منع ہے، جیسے بنانا مسجدوں کا اور سرائوں کا اور پلوں کا اور کھودنا نہروں کا اور مانند اس کی (جو ہو) اور ایسا ہی میت کی تجہیز و تکفین و تدفین میں بھی خرچ کرنا منع ہے، کیونکہ ان صورتوں میں ملک بنانا نہیں ہے، اور میت ان کا مالک نہیں ہوتا، اور ایسے ہی میت کے قرض ادا کرنے میں صرف کرنا منع ہے۔‘‘

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ والے نے لکھا ہے کہ اس مسئلہ میں ائمہ کے درمیان میں اختلاف نہیں۔

تمام آئمہ اس پر متفق ہیں کہ تعمیر مساجد اور تجہیز و تکفین میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا منع ہے، واللہ اعلم۔

(حررہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی عفا اللہ عنہما) (فتاویٰ غزنویہ ص ۱۱۲ جلد نمبر ۱)

توضیح :... اس فتویٰ کی بنیاد صرف اقوال الرجال پر ہے، نصوص قرآن و حدیث اور آثار صحابہ سے استفادہ نہیں کیا گیا۔ فقہائے کرام نے آیت اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلۡفُقَرَاء میں لام تملیک کے لیے مراد لیا ہے، وہ بے سند اور بے دلیل ہے، کیونکہ لام بائیس معنی کے لیے آتا ہے، جیسا کہ کتب نحوی میں با امثلہ مذکور ہے، لام استحقاق کے لیے بھی آتا ہے، اختصاص اور بیان کے لیے بھی آتا ہے، لہٰذا یہ لام مشترک المعنی ہوا جیسا کہ اصول فقہ میں مذکور ہے، اور لفظ مشترک المعنی کو بلا دلیل معین کرنا جائز نہیں، اور لام تملیک کے لیے مراد اس حدیث کے بھی خلاف ہے۔

((انا خالد فانکم تظلمون خالداً قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ))

''خالد سے زکوٰۃ کا مطالبہ کر کے تم نے ظلم کیا اس نے تو تمام مال اوزار لڑائی کی صورت میں فی سبیل اللہ وقف کر رکھا ہے۔''

لہٰذا آیت اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ میں لام بیان کے لیے ہے نہ تملیک کے لیے جیسا کہ مولانا احمد اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی فتح الباری شرح صحیح بخاری سے نقل کیا ہے، حافظ ابن حجر فرماتے ہیں :

((وفیہ مصیر منہ الی ان اللام فی قولہ للفقراء بیان المصرف لا للتملیک فتح الباری)) (ص ۱۴۳)

اس آیت میں آٹھ مصارف کا ذکر ہے، جن میں فی سبیل اللہ بھی ہے، جو عام ہے، اشیاء موقوفہ اور غیر موقوفہ سب کو شامل ہے، ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب وعندہٗ علم الکتاب

(علی محمد سعیدی خانیوال)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7ص 256-258

محدث فتویٰ